لیلۃ القدر افضل ہے یا شب ولادت

تصنیف

[illegible]

حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی [illegible]

[illegible]

[illegible]

عطاری پبلشرز

www.FaizAhmedOwaisi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین ﷺ

لیلۃ القدر افضل ہے یا شب میلاد؟

مصنف

فقیہِ ملت، شمس المصنفین، اُستاذ العرب والعجم، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

◆

◆

◆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی افضل الانبیاء والمرسلین وعلی الہ الطیبین واصحابہ الطاہرین۔

اَمّا بعد! نبی کریم شفیع معظم ﷺ کی محبت ایمان کی جان، مغزِ قرآن اور روحِ اسلام ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ محبوب کی ہر نسبت سے پیار ہوتا ہے اور وہی شے ہر شے سے افضل و اعلیٰ نظر آتی ہے۔ یہی طریقہ قرآن سکھاتا ہے قرآن مجید میں ہے :

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝

''اس زمانۂ محبوب کی قسم۔ بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے''۔ (پارہ ۳۰، سورۃ العصر، ایت ۱،۲)

اور فرمایا: لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝

''مجھے اس شہر کی قسم''۔ (پارہ ۳۰، سورۃ البلد، ایت ۱)

اور فرمایا: لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝

''اے محبوب تمہاری جان کی قسم، بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں''۔ (پارہ ۱۴، سورۃ الحجر، ایت ۷۲)

اور فرمایا: وَالضُّحٰی ۝ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝

''چاشت کی قسم۔ اور رات کی جب پردہ ڈالے''۔ (پارہ ۳۰، سورۃ الضحیٰ، ایت ۱،۲)

اور فرمایا: وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝

''اور رات کی قسم جب چھائے''۔ (پارہ ۳۰، سورۃ الیل، ایت ۱)

اور فرمایا: وَالْفَجْرِ ۝ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۝

''اس صبح کی قسم۔ اور دس راتوں کی''۔ (پارہ ۳۰، سورۃ الفجر، ایت ۱،۲)

اور فرمایا: وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝

''قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی۔ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سُم مار کر۔ پھر صبح ہوتے تاراج

کرتے ہیں۔ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں۔ پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں"۔

(پارہ ۳۰، سورۃ العادیات، آیت ۵۔۱)

اور یہ تو سب کو یقین ہے کہ عرب تمام ممالک سے افضل ہے۔ اس لئے کہ حضور نبی پاک ﷺ عربی ہیں اور آسمان سے زمین افضل ہے اس لئے کہ حضور نبی پاک ﷺ زمین میں رونق افروز ہیں اور بعض آئمہ کے نزدیک مدینہ پاک مکہ شریف کے شہر سے افضل ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ اس شہر میں آرام فرما رہے ہیں۔

محدثین کرام نے فرمایا:

لیلۃ المولد افضل من لیلۃ القدر.

"شب میلاد شب قدر سے افضل ہے"۔

چنانچہ

علامہ احمد بن محمد القسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

سوال:

فان قلت: اذا قلنا بانه عليه الصلوة والسلام ولد ليلا فايما افضل ليلة القدر او ليلة مولده ﷺ؟

اگر تم سوال کرو کہ ہم کہتے ہیں کہ حضور (ﷺ) رات کو پیدا ہوئے تو ان میں کون افضل ہے شب میلاد یا شب قدر؟

جواب:

اجيب: بان ليلة مولده افضل من ليلة القدر من وجوه ثلاثة احدها: ان ليلة المولد ليلة ظهوره ﷺ وليلة القدر معطاة له وماشرف بظهور ذات المشرف من اجله اشرف/ مماشرف بسبب مااعطيه ولانزاع فى ذلك فكانت ليلة المولد بهذا الاعتبار افضل.

شب میلاد شب قدر سے افضل ہے اس کی تین (۳) وجوہات ہیں:

۱) شب میلاد حضور ﷺ کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر وہ رات ہے جس میں حضور ﷺ کو ایک عطیہ عطا ہوا تو اس سے وہ افضل ہوا جسے یہ عطیہ ملا۔ اس معنی پر شب میلاد شب قدر سے افضل ہوئی۔

۲) الثانی: ان لیلۃ القدر شرفت بنزول الملائکۃ فیہا، ولیلۃ المولد شرفت بظہورہ ﷺ فیہا۔ ومن شرفت بہ لیلۃ المولد افضل ممن شرفت بہم لیلۃ القدر عل الاصح المرتضٰی، فتکون لیلۃ المولد افضل فتکون لیلۃ المولد افضل۔

شب قدر ملائکہ کے نزول سے مشرف ہوئی۔ اور شب میلاد حضور ﷺ کی ذات سے مشرف ہوئی تو حضور ﷺ ملائکہ سے افضل ہیں فلہذا شب میلاد شب قدر سے افضل ہوئی۔

۳) الثالث: ان لیلۃ القدر وقع التفضل فیہا علٰی امۃ محمد ﷺ ولیلۃ القدر الشریف وقع التفضل فیہا علی سائر الموجودات فہو الذی بعثہ اللّٰہ ﷻ رحمۃ للعالمین، فعمت بہ النعمۃ علیٰ جمیع الخلائق فکانت لیلۃ المولد اعم نفعاً فکانت افضل:

لیلۃ القدر میں صرف امتِ حبیب (ﷺ) کو فضیلت ملی اور شب میلاد میں جملہ موجودات کے ذرہ ذرہ کو شرف ملا کیونکہ حضور ﷺ کل کائنات کے لئے رحمت ہو کر مبعوث ہوئے تو یہ نعمت جملہ مخلوق کے لئے عام ہوئی۔ اس معنی پر لیلۃ المیلاد نفع کے اعتبار سے افضل ہوئی۔

بزم فیضان اویسیہ

فائدہ مدۃ الحمل واختلف ایضاً فی مدۃ الحمل بہ، فقیل تسعۃ اشہر وقیل ثمانیۃ وقیل سبعۃ وقیل ستۃ۔

"آپ ﷺ کے مدتِ حمل کے متعلق اختلاف ہے بعض نے کہا نو (۹) ماہ بعض نے کہا آٹھ (۸) ماہ بعض نے کہا سات (۷) ماہ"۔

مکان الولادۃ

وولد علیہ السلام فی الدار التی کانت لمحمد بن یوسف اخی الحجاج ویقال بالشعب، ویقال بالردم ویقال بعسفان۔

اور نبی پاک (ﷺ) کی ولادت مبارکہ حجاج کے بھائی محمد بن یوسف کی دار الملکہ میں ہوئی جسے شعب کہا جاتا۔ بعض نے کہا ردم میں بعض نے کہا عسفان میں۔

فائدہ الرضاعة عندالولادة؟ ولادت کے وقت کس نے دودھ پلایا؟

وارضعته ثویبه ،عتیقة ابی لهب اعتقها حین بشرته بولادته ﷺ وقد رؤی ابولهب بعد موته فی النوم فقیل له ماحالک ؟ فقال :فی النار الا انه خفف عنی کل لیلة اثنین ،وامص من بین اصبعی هاتین ماء واشار براس اصبعه وان ذلک باعتاقی لثویبة عند مابشرتنی بولادة النبی ﷺ وبارضاعهاله.

قال ابن الجزری فاذاکان هذاابولهب الکافر ،الذی نزل القرآن بذمه جوزی فی النار بفرحه لیلة مولد النبی ﷺ به فما حال المسلم الموحد من امته علیه السلام الذی یسر بمولده ویبذل ماتصل الیه قدرته فی محبته ﷺ لعمری انما یکون جزاؤه من اللّٰه الکریم ان یدخله بفضله العمیم جنات النعیم.

خلاصہ یہ کہ ولادت کے وقت آپ (ﷺ) کو ثُوَیْبَہ نے دودھ پلایا۔ اس کے بعد ابولہب نے اسے آزاد کیا اس سے ابولہب کو جو انعام ملا وہ مشہور ہے۔

الاحتفال بالمولد

میلاد کی محافل کا حال یہ ہے کہ

ولا زال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده علیه السلام ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات ویظهرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراة مولده الکریم ویظهر علیهم من برکاته کل فضل عمیم ومما جرب من خواصه ان امان فی ذلک العام ابشری عاجلة بنیل البغیه والمرام فرحم اللّٰه امرأاتخذ لیالی شهر مولده المبارک اعیاداً لیکون اشدعلة علی من فی قلبه مرض وداء ولقدرطنب ابن الحاج (فی المدخل) فی الانکار علی مااحدثه الناس من البدع والا هواء والغناء الآلات المحرمة عند عمل المولدالشریف فاللّٰه یثیبه علی قصده الجلیل ویسلک بناسبیل السنة فانه حسبنا ونعم الوکیل .

ترجمہ: اہل اسلام ہمیشہ ماہ میلاد میں محفلیں اور ان راتوں میں صدقات وخیرات کرتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں اور پہلے سے زیادہ خیرات کا اہتمام کرتے ہیں اور میلاد شریف کی نعتیں پڑھتے اور دیکھتے ہیں کہ انہی ایام میں برکات میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ خواص کا تجربہ ہے کہ سال بھر امان اور نقد انعام ایزدی نصیب ہوتا ہے۔ ان امراء کو مبارک ہو جو ان ایام کو عید مناتے ہیں۔ تاکہ اس پر یہ گراں ہو جو میلاد کا منکر ہے۔ ابن الحاج نے المدخل میں اُن لوگوں کی باتیں بری بتائی ہیں جو میلاد شریف کو بُرے طریقے سے کرتے ہیں مثلاً باجے وغیرہ وغیرہ۔ اللہ عزوجل اُسے ثواب دے گا جو احسن طریق سے محفل میلاد رچاتا ہے۔

۲۔ حضرت امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ شرح مواہب لدنیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

فان قلت اذا قلنا بانه عليه السلام ولد ليلا على القول المرجوح (فايما افضل ليلة القدر او ليلة مولده ﷺ) قلت (اجيب بان ليلة مولده عليه السلام افضل من ليلة القدر من وجوه ثلاثة احدها ان ليلة المولد ليلة ظهوره ﷺ وليلة القدر معطاة له وما) اى والذى (شرف بظهور ذات المشرف من اجله اشرف مما شرف بسبب ما اعطيه ولا نزاع فى ذلك) الذى ذكرناه من ان ماشرف الخ وحيث لانزاع (فكانت ليلة المولد افضل من ليلة القدر) بهذا الاعتبار (الثانى) من الوجوه الثلاثة (ان ليلة القدر شرفت بنزول الملائكة فيها) على احد الاقوال فى سبب تسميتها بذلك والثانى لنزول القرآن فيها والثالث ان الذى يراها يصير ذاقدر والرابع لما يكتب فيها من الاقدار فيها يفرق كل امر حكيم (وليلة المولد شرفت بظهوره ﷺ ومن شرفت به ليلة المولد افضل ممن شرفت بهم ليلة القدر) وهم الملائكة (على الاصح المرتضى) عند جمهور أهل السنة من أن النبى افضل من الملك فامانبينا ﷺ فافضل من جميع العالمين اجماعا حكا الامام الرازى وابن السبكى والسراج البلقينى قال الزركشى واستثنوه من الخلاف فى التفضيل بين الملك والبشر فهو افضل حتى من امين الوحى خلافا لما وقع فى الكشاف ولذا قال بعض المغاربة جهل الزمخشرى مذهبه فقد اجمع المعتزلة على استثناء المصطفى من الخلاف انتهى نعم زعم ان طائفة منهم كالرمانى خرقوا المصنف واقر متعقب قال الشهاب الهيتمى فيه احتمال واستدلال بمالا ينتج المدعى لانه ان اريد ان تلك الليلة ومثلها من كل سنة الى يوم

القيامة أفضل من ليلة القدر فهذه الادلة لا منتج ذلک کماهو جلی وان ارید عین تلک لليلة فليلة القدر لم تكن موجودة اذذاک وانما أتى فضلها فى الاحاديث الصحيحة على سائر ليالى السنة بعد الولادة بمدة فلم يمكن اجتماعهما حتى يأتى بينهما تفضيل وتلک القضت وهذه باقية الى اليوم وقدنص الشارع ولم أفضليتها ولم يعرض ليلة مولده ولالا مثالها بالتفضيل أصلا فوجب علينا أن نقتصر على ماجاء عنه ولانبتدع شيأ من عند نفوسنا القاصر عن ادراكه الا بتوقيف منه ﷺ على انا وسلمنا أفضلية .لة مولد ،لم يكن فائدة اذلا فائدة فى تفضيل الازمنه الابفضل العمل فيها وأما تفضيل ذات الزمن الذى لايكون العمل فيه فليس له كبير فائدة الى هنا کلامه وهو وجه لم اذاقلبا بما قال المصنف وقلنا ان الولادتها فهل الافضل يوم المولد او يوم البعث والاقرب كماقال شيخنا ان يوم المولد افضل لمن اللّٰه به فيه على العالمين ووجوده يترتب عليه بعثه فالوجود أصل والبعثة طارئة عليه وذلک قد يقتضى تفضيل المولدلا صالته (فيها شهراما أشرفه) بالفاء (وأوفر حرمة لياليه كانها) لشدة لمعانها وضوئها (لالى) جمع لؤلؤ (فى العقود) جمع عقد (باوجهها ما اشرفه) بالقاف (من) وجه (مولود فسبحان من جعل مولده للقلوب ربيعا وحسنه بديعا) وأنشد المصنف لغيره بيتين هما (يقول لنالسان الحال منه) ﷺ (وقول الحق يعذب) يحلوا (للسميع) ان سألت عن صفاتى وأحوالى (فوجهى والزمان وشهر وضعى) فالفاء جواب شرط مقدر (ربيع) المراد به وجهه ﷺ شبهه بالربيع فى اعتداله وحسنه وورونقه (فى ربيع) أى من الربيع (فى ربيع) أى شهر ربيع المولود فيه ﷺ وقد قال أهل المعانى كمافى السبل كان مولده فى فصل الربيع وهو أعدل الفصول ليلة و نهاره معتدل لان بين الحر والبرده بسميه معتدل بين اليبوسة والرطوبة وشمسه معتدلة فى العلوم والهبوط وقره معتدل فى اول درجة من الليالى البيض وينعقد فى سلک هذالنظام ماهيا للّٰه تعالىٰ من أسماء مربيه فى الوالدة والقابلة الامن والشفاء وفى اسم الحاضنته البركة وانما وفى المرضعة الاتى ذكرهما الثواب والحلم والسعد.

(زرقانی شرح المواہب الدنیہ صفحہ ۱۳۶، جلد ا، مطبوعہ مصر)

اگر تم سوال کرو جب ہم یہ تسلیم کریں کہ حضور ﷺ کی ولادت (قول مرجوح پر) شب کو ہوئی تو پھر بتاؤ کہ لیلۃ القدر اور

شبِ میلاد میں سے کون افضل ہے؟ تو اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ کئی وجوہ سے لیلۃ القدر سے شبِ میلاد افضل ہے ۔

۱) شبِ میلاد حضور (ﷺ) کے ظہور کی رات ہے اور لیلۃ القدر ایک عطیہ ہے جو آپ کو عطا ہوئی اور ظاہر ہے کہ ذات اشرف ہوتی ہے اس شے کی پہ نسبت جو اسے عطا ہو اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں۔ اسی لئے ثابت ہوا کہ شبِ میلاد لیلۃ القدر سے افضل ہے۔

۲) لیلۃ القدر کی شرافت اس لئے ہے کہ اس میں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اسی لئے اس کا نام بھی لیلۃ القدر یعنی قدر اور شانوں والی رات اور یہ فضیلت لیلۃ القدر کو حاصل ہے کہ اس میں قرآن کا نزول یکبارگی ہوا کہ اسے لوحِ محفوظ میں اتارا گیا نیز جو اس شب کے برکات کو دیکھتا ہے وہ بھی بڑی شان والا ہو جاتا ہے اور سب سے بڑھ کر لیلۃ القدر کی فضیلت یہ ہے کہ اس میں تقدیریں اور اہم اُمور لکھے جاتے ہیں۔

لیکن شبِ میلاد کو سب سے بڑی فضیلت یہ نصیب ہے کہ اس میں رسولِ اکرم (ﷺ) کا ظہور ہوا اور قاعدہ ہے کہ جو چیزیں لیلۃ القدر کی وجہ سے مشرف ہوئیں اُن سے وہ زیادہ فضیلت رکھتی ہیں جو رسولِ اکرم (ﷺ) کی وجہ سے شرف یاب ہوئیں اور رسول اللہ (ﷺ) کے ظہور کی فضیلت نزولِ ملائکہ کی فضیلت سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ کہاں ملائکہ اور کہاں إمام الانبیاء (ﷺ)۔ جمہور کا مذہب ہے کہ نبی پاک (ﷺ) نہ صرف ملائکہ سے افضل ہیں بلکہ جملہ عالمین سے افضل ہیں اس پر اہلسنت کے علاوہ معتزلہ (مسلمانوں کا ایک فرقہ جنکا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید عقلاً معلوم ہو سکتی ہے) کا بھی اتفاق ہے ۔ بلکہ اُن کے مذہب پر بھی جو ملائکہ کو انبیاء علیہم السلام سے افضل مانتے ہیں لیکن وہ رسول اللہ (ﷺ) کو مستثنیٰ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی پاک (ﷺ) تمام ملائکہ سے افضل ہیں یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام سے بھی۔ وہاں زمخشری سے خطا ہوئی کچھ دوسروں سے بھی لیکن یہ غلطی پر ہیں کہ اجماع کے خلاف کر رہے ہیں۔

بہرحال شبِ میلاد لیلۃ القدر سے افضل ہے یہی ہمارا مدعا ہے۔ تیسری وجہ فضیلت یہ ہے کہ لیلۃ القدر صرف اُمتِ محمدیہ پر ایک لطف وکرم ہے اور یہ صرف اسی اُمت کو نصیب ہوئی۔ جمہور علماء نے فرمایا کہ سابقہ اُمم میں کسی کو لیلۃ القدر نصیب نہ تھی اور لیلۃ المیلاد کی برکات جمیع موجودات کو نصیب ہوئیں۔ یعنی امتِ مصطفیٰ (ﷺ) کو بھی اور دوسری مخلوق کو

بھی کہ سب کو اسی شب میں عذاب اور خسف و مسخ سے امن نصیب ہوا کیونکہ حضور (ﷺ) کو رحمۃ اللعالمین بنا کر مبعوث فرمایا اسی معنی پر یہ نعمت جمیع مخلوق کو عام ہے۔ جو شئے نفع میں ہمہ گیر ہو وہ افضل ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ لیلۂ القدر شب قدر سے افضل ہے۔ یہ وُجوہ صاحب مواہب لدنیہ نے بتائے اس پر کسی کو انکار بھی نہیں۔ حضرت علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس میں احتمال ہے اور استدلال بھی۔ نتیجہ خیز نہیں۔ کیونکہ اگر استدلال ہر لیلۂ المیلاد کے لئے ہے کہ ہر سال لیلۃ المیلاد، لیلۃ القدر سے افضل ہے یہ قول کسی قطار میں نہیں اور نہ کوئی اس کا قائل ہے اور اگر یہ اسی متعین شب میلاد کی بات ہے تو بجا لیکن اس وقت تو شب قدر کا وجود بھی نہ تھا کیونکہ یہ عطا تو حضور ﷺ کی اعلان نبوت کے بعد ہوئی چاہیے کہ ہم اس بارے میں توقف کریں۔ علاوہ ازیں اس بحث سے کوئی فائدہ بھی نہیں کیونکہ فضیلت کی بات عمل سے ہوتی ہے اور یہ زمانہ عمل کا نہ تھا۔

جواب ﴾ یہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتی رائے ہے۔ ایک اکیلے محدث کی رائے کو تو ترجیح نہیں دی جاسکتی جب کہ ان کے مقابلے میں دیگر محدثین اکابر فضیلت کے قائل ہیں۔

﴿ ماہِ ربیع الاول کے فضائل ﴾

اے وہ مہینہ کہ جس کی ہر رات موتیوں کی طرح ہے اور تیری چمک کیسی ہے کہ اس ذات نے ظہور فرمایا کہ جس کی وجہ سے جملہ قلوب میں بہار ہے اور گویا رسول اکرم (ﷺ) نے لسانِ حال سے فرمایا کہ میرا قول میٹھا جو سننے والے کو میٹھا لگے تم اگر میری صفات و احوال پوچھتے ہو تو میرا چہرہ، میرا زمانہ، میرا مہینہ، میرا آنا رونق در رونق۔ اور علماء نے فرمایا یہ اس لئے کہ آپ کی ولادت ربیع الاول موسم بہار میں ہوئی۔ جس کے دن رات اعتدال پر ہوتے ہیں کہ نہ گرم اور نہ سرد۔ اور اللہ عزوجل نے اس کا انتظام بھی اس طرح بنا دیا کہ آپ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کی دودھ پلانے والی شفاء اور حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہن۔

تبصرہ اویسی غفرلہٗ ﴾ شارح امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل سے واضح فرمایا کہ لیلۃ المیلاد شب قدر سے افضل ہے۔

اور علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا احتمال بھی صحیح نہیں اس لئے کہ اگرچہ فضیلت صرف اسی شب متعین کی ہے اور اس وقت شب قدر کا وجود نہیں تھا لیکن سوال اس کے اس وجود سے نہیں بلکہ اس کے موجود ہونے کے بعد ہے اور بوقتِ سوال اس کا وجود ہے۔ یعنی نفسِ مسئلہ کی حیثیت سے شئے کے وجود و عدم سے بحث نہیں ہوتی۔

۳۔ اسی بحث کو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تالیف "ماثبت بالسنۃ" میں بیان فرماتے ہیں کہ

ثم اذا قلنا انه ولد ليلا فتلك الليلة افضل من ليلة القدر بلاشبهة لان ليلة المولد ليلة ظهوره ﷺ وليلة القدر معطاة له وما شرف بظهور الذات المشرف من اجله اشرف مما شرف بسبب مااعطاه ولان ليلة القدر شرف بنزول الملئكة فيها وليلة المولود شرف بظهوره ﷺ ليلة القدر وقع التفضل فيها على امة محمد ﷺ ولان ليلة المولد الشريف وقع التفضل فيها على سائر الموجودات فهو الذى بعثه اللّٰه رحمة للعلمين وعمت به نعمته على جميع الخلائق من اهل السموت والارضين وارضعته ﷺ ثويبة عتيقة ابى لهب اعتقها حين بشرته بولادته ﷺ راى ابولهب بعد موته فى النوم فقيل له ماحالك قال فى النار الا انه خفف كل ليلة اثنين وامصّ من بين اصبعى هاتين ماء واشار الى راس اصبعه وان ذالك باعتاقى لثويبة عند ما بشرتنى بولادة النبى ﷺ وبارضاعها له قال ابن الجوزى فاذا كان هذا ابولهب الكافر الذى نزل القرآن بذمه جوزى فى النار بفرحه ليلة مولد النبى ﷺ فما حال المسلم من امته يسر بمولده ويبذل ما تصل اليه قدرته فى محبته ﷺ لعمرى انما كان جزاؤه من اللّٰه الكريم ان يدخله بفضله العميم جنات النعيم ولا يزال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده ﷺ ويعملون الولائم ويتصدقون فى لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون فى المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم ومما جرب من خواصه انه امان فى ذلك العام وبشرى عاجل بنيل البغية والمرام فرحم اللّٰه امرأ اتخذ ليالى شهر مولده المبارك اعيادا ليكون اشد غلبة على من فى قلبه

مرض وعاد عدن ولقد اطنب ابن الحاج فی المدخل فی الانکار علی من احدثه الناس من البدع والاهواء والغناء بالالات المحرمة عند عمل المولد الشريف فاللّٰه تعالی يثيبه علی قصده الجميل ويسلک بنا سبيل السنة فانه حسبنا ونعم الوكيل۔

(ما ثبت بالسنۃ، مطبوعہ لاہور ص ۵۹، ۶۰)

ترجمہ﴾ پھر جب ہم کہیں کہ ولادت مبارکہ شب کو ہوئی تو پھر وہ شب لیلۃ القدر سے افضل ہے۔ کیونکہ لیلۃ القدر آپ ﷺ کے ظہور کی رات ہے اور لیلۃ القدر آپ ﷺ کو ایک عطیہ عطا کردہ ہے کیونکہ ذات پاک افضل ہے عطا سے۔ علاوہ ازیں لیلۃ القدر میں ملائکہ کا نزول ہوا اور لیلۃ المیلاد میں حضور نبی پاک (ﷺ) کا ظہور ہوا اور ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کا ظہور ملائکہ کے نزول سے افضل ہے۔ پھر یہ کہ لیلۃ القدر سے صرف امتِ مصطفیٰ (ﷺ) کا فائدہ ہوا اور لیلۃ المیلاد سے جملہ کائنات بہرہ ور ہوئی۔ جس کا نفع عام ہے وہ خاص نفع والی شے سے افضل ہوتی ہے۔

فائدہ﴾ آپ (ﷺ) کو **ثُوَیبہ** نے دودھ پلایا اُسے ابولہب نے آزاد کردیا۔ جب اُس نے ابولہب کو حضور ﷺ کی ولادت کی خوشخبری سنائی۔ جب ابولہب مرا تو خواب میں دیکھا گیا تو اس سے حال پوچھا گیا اس نے کہا شب پیر مجھ پر (عذاب میں) تخفیف ہوتی ہے اور انگلی سے مجھے پانی پینا نصیب ہوتا ہے اس لئے کہ میں نے **ثُوَیبہ** کو آزاد کیا جب اُس نے مجھے ولادت مصطفیٰ (ﷺ) کی خوشخبری سنائی۔ ابن الجوزی نے فرمایا جس کافر کی مذمت قرآن میں ہے۔ ولادت کی خوشخبری پر ثویبہ کو آزاد کرنے پر انعام ملا تو مومن کو کتنا فائدہ نصیب ہوگا جو ولادت کی خوشی کرتا اور مال لٹاتا ہے۔ اس کی جزا یہ ہے کہ اسے اللہ عزوجل جنت میں داخل کرے۔ اسی لئے اہل اسلام میلاد کی محفلیں سجاتے ہیں اور اس مہینے میں قسم و قسم کے کھانے پکا کر خیرات کرتے ہیں۔ اسی لئے انہیں میلاد کی برکات نصیب ہوتی ہیں اور تجربہ شاہد ہے کہ میلاد سے سال بھر امان ہوتی ہے اور فضل عمیم (فضل تام) بھی۔ مبارکباد کا مستحق ہے وہ مومن جو میلاد والی راتوں میں عیدوں کی طرح خوشی کرتا ہے تاکہ بغض کرنے والے کا دل جلے۔ ہاں ابن الحاج کے مدخل میں انکار دوسری وجہ سے ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس میں گانے باجے بجاتے اور غلط کام کرتے ہیں اور جو نیک نیتی سے میلاد کرتا ہے اسے اللہ عزوجل ثواب عطا کرتا ہے۔

بہرحال شیخ محقق قدس سرہ نے بھی لیلۃ المیلاد کو شب قدر سے افضل مانا ہے اور وہی دلائل دیے ہیں جو اسلاف رحمہم اللہ نے دیے۔

٤۔ فتاویٰ عبدالحئی لکھنوی:

عبدالحئی لکھنوی کو مخالفین کے بعض اہلِ علم حضرات چودھویں (۱۴) صدی کا مجدد مانتے ہیں۔ غیر مقلدین اور بعض دیوبندی مجدد نہ سہی، محقق ضرور مانتے ہیں۔ ان کی درسِ نظامی کی کافی کتب پر حواشی (حاشیے) ہیں اور وہ درجنوں عربی تصانیف کے مصنف مشہور ہیں وہ لکھتے ہیں:

نوٹ: سوال و جواب فارسی میں ہیں فقیر اس کا ترجمہ عرض کررہا ہے۔

ترجمہ:

(سوال)

شب قدر کی فضیلت قرآن مجید میں منصوص (تحقیق کی گئی ہے) ہے لیکن بعض محدثین شب میلاد کو لیلۃ القدر سے افضل مانتے ہیں ہم ان دونوں میں سے کیا سمجھیں؟

(جواب)

فضیلت شب قدر یعنی لیلۃ القدر تمام راتوں پر منصوص اور ثابت ہے اس کے چند وجوہ ہیں۔

۱) اسی رات میں ملائکہ اور ارواح زمین پر اترتے ہیں۔

۲) اسی رات میں شام تا صبح تجلی آسمانِ اوّل پر ہوتی ہے۔

۳) نزولِ قرآن مجید اور لوحِ محفوظ آسمانِ اوّل میں اسی شب میں ہوا اور احادیث میں بھی اس کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ اسی رات کی عبادت کا ثواب ہزار (۱۰۰۰) ماہ سے زیادہ ہے۔ اس میں امتِ محمدیہ (ﷺ) کی تسلی کے لئے فرمایا ہے۔

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ۝

"شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر"۔ (پارہ ۳۰، سورۃ القدر، آیت ۳)

نیز احادیث میں اس رات میں عبادت میں معروف رہنے کی ترغیب وارد ہے وغیرہ وغیرہ۔ محدثین نے جو شب میلاد

کو لیلۃ القدر سے افضل بتایا ہے وہ عبادت کے اعتبار سے نہیں کیونکہ ثواب کا بیان توقیفی ہے قیاسی نہیں اور ہمیں اس بارے میں کوئی روایت نہیں ملی کہ شب میلاد میں بھی عبادت کا وہی ثواب ہے جو لیلۃ القدر میں ہزار (۱۰۰۰) ماہ سے بہتر۔ ہاں لیلۃ المیلاد کی فضیلت لیلۃ القدر پر اس کی ذاتی ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔

"العقیدۃ الهمریه فی احوال خیر البریه" میں ہے "تباهی بک العصور" تیری وجہ سے زمانے نازاں ہیں۔ یہ وہ کرم والے کرم ہے جو سرور ماروبیست ثنه بخشش خدائے بخشنده

اس کے بعد مولانا لکھنوی نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "ما ثبت بالسنة" کا حوالہ لکھا ہے۔ وہ اس سے قبل فقیر حوالہ مع ترجمہ لکھ چکا ہے۔ ہاں علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد خوب ہے، فرمایا زمان و مکان کی فضیلت اس ذات کی وجہ سے جو اس میں ہے پھر اس ذات کی شرافت و بزرگی کے پیش نظر وہ زمان و مکان مکرم و معزز ہوتے ہیں۔ اس قاعدہ پر شب میلاد لیلۃ القدر سے افضل ہے۔

انتباہ: اس سے بڑھ کر اور حوالہ جات کیا چاہئیں؟ اہل محبت کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

افضلیت شب [illegible] بر لیلۃ القدر

یہ مسئلہ نہ اعتقادی ہے، نہ اس پر کوئی حکم مرتب ہوتا ہے۔ باب فضائل میں سے ہے۔ جو رسول اللہ (ﷺ) کے فضائل کے قائل ہیں اُن کے لئے یہ مسئلہ کوئی دشوار نہیں، مگر اگر بغض و عداوت کی بیماری میں مبتلا ہے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔ اگر تحقیق متلاشی ہے تو اس کے لئے محدثین کرام کا بیان کافی ہے۔ علماء کرام کی آراء اس کے لئے دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے منکر کو کافر یا فاسق بھی نہیں کہہ سکتے۔ ہاں اگر بغض و عداوت کا مظاہرہ کرتا ہے تو جو حکم مبغض کا ہے وہی اس کے لئے۔

باقی رہا کہ لیلۃ القدر کی فضیلت قرآنی نص ہے تو اس کا جواب مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے بھی دیا ہے کہ لیلۃ القدر کی فضیلت عبادت کے ثواب کے متعلق ہے اور وہ حق ہے۔ ہم لیلۃ المیلاد کی عبادت لیلۃ القدر کی طرح نہیں کہتے بلکہ لیلۃ المیلاد ذاتی ہے جو رسول اللہ (ﷺ) کی نسبت کی برکت ہے اور رسول اکرم (ﷺ) کی نسبت کے برکات کا مقابلہ لیلۃ القدر سے نہیں ہو سکتا۔

جیسا کہ اہل علم کے سامنے اظہر من الشمس ہے۔ چند نمونے فقیر لیلۃ المیلاد کی برکات کے عرض کرتا ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ: شب میلاد بکثرت معجزات کا ظہور ہوا۔ ان کے مقابلے میں ہزاروں لیلۃ القدر کی برکات کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ چند معجزات ملاحظہ ہوں۔

معجزات

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بطن حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا میں جب رسول اکرم (ﷺ) تشریف لائے تو زمانۂ حمل میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو آپ (ﷺ) کی برکت سے وہ عجیب و غریب اور نادر و نایاب واقعات پیش آئے جو سیرت کی کتابوں اور احادیث میں مذکور ہیں۔ ان بے شمار میں سے ہم صرف وہی امور جو حقیقی حالات کی وضاحت کرتے ہیں اور وہ احادیث لکھیں گے جو صحیح کتب کی احادیث میں مشہور و معروف اسناد کے ساتھ مرقوم ہیں۔ اللہ عزوجل اس کام کی تکمیل کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

قحط سالی ختم ہوگئی:

روایت ہے کہ حمل مبارک (ﷺ) سے پہلے قریش سخت قحط اور تنگی ترشی کے عالم میں مبتلا تھے لیکن بطن آمنہ رضی اللہ عنہا میں رسول اکرم (ﷺ) کی تشریف آوری کے ساتھ ہی سرزمین مکہ سرسبز اور درخت بارآور ہوگئے اور قریش کو ہر سمت سے آمدنی ہونے لگی۔ اسی لئے قریش نے اس سال ۵۷۰ء کا نام جس میں رسول اکرم (ﷺ) بطن مادر میں تشریف لائے تھے "سال فتح و مسرت" رکھا۔

پیٹ نہ پھولا:

ابن اسحٰق کا بیان ہے کہ حضرت آمنہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی تھیں "جب محبوب رب العالمین (ﷺ) میرے پیٹ میں آئے تو ایک دن میں نیند و بیداری کی درمیانی حالت میں تھی کہ ایک غیبی آواز آئی اے آمنہ (رضی اللہ عنہا)! تمہارے پیٹ میں امت کا سردار ہے اور مجھے مطلق علم نہ تھا کہ میں حاملہ ہوں کیونکہ مجھے کسی قسم کی گرانی نہ تھی اور میری وہ حالت نہ تھی جو دوسری خواتین کی ہوتی ہے البتہ ایام بند ہو جانے پر تعجب تھا۔

پیٹ میں نور:

ایک حدیث میں مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اکرم (ﷺ) نے فرمایا: دوسری خواتین کی بہ نسبت میری والدہ ماجدہ کے پیٹ کے اندر میں بھاری محسوس ہوا تو انہوں نے اپنی سہیلیوں وغیرہ سے اس کی شکایت کی۔ پھر اسی شب انہوں نے خواب میں دیکھا کہ اس پیٹ میں جو ہیں وہ نور ہیں (آخر حدیث تک)۔ اور اسی حدیث میں ہے کہ آپ (ﷺ) کی والدہ ماجدہ کو زمانہ حمل میں ثقل محسوس ہوا" اس حدیث کے سوائے باقی تمام دیگر احادیث میں ہے کہ آپ (ﷺ) کی والدہ ماجدہ کو زمانہ حمل میں کوئی ثقل اور بوجھ محسوس نہیں ہوا۔

حافظ ابو نعیم نے مذکورہ بالا احادیث میں یوں مطابقت دی ہے کہ ابتدائی دنوں میں تو آپ کو ثقل محسوس ہوا لیکن حمل کے زیادہ سے زیادہ مہینوں میں آپ کو کوئی ثقل اور بوجھ معلوم نہیں ہوا اور یہ دونوں حالتیں عام عادت کے بالکل خلاف وقوع پذیر ہوئیں۔

ابو زکریا یحیٰی بن عائذ کا بیان ہے کہ رسالت مآب (ﷺ) اپنی والدہ کے پیٹ میں پورے نو ماہ رہے۔ اس زمانے میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ میں درد، مروڑ اور ریاح وغیرہ کی کوئی شکایت نہیں ہوئی اور دوسری حاملہ خواتین کی مانند آپ کو کوئی عارضہ نہیں ہوا۔ آپ فرمایا کرتی تھیں "بخدا! میں نے کسی کو بھی اپنے سے زیادہ ہلکے حمل میں نہیں دیکھا اور یہ حمل بڑا ہی برکت والا ہے۔"

ابو نعیم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے لکھا ہے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں "جب حمل کو چھ ماہ ہو چکے تو کسی آنے والے نے خواب میں آ کر مجھ سے کہا اے آمنہ (رضی اللہ عنہا) تمہارے پیٹ میں دو عالم کے بہترین سردار ہیں۔ وضع حمل پر آپ کا اسم گرامی محمد (ﷺ) رکھنا! اور اپنا حال پوشیدہ رکھنا۔ اس کے بعد حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، دوسری خواتین کی مانند میرے وضع حمل کا زمانہ بھی قریب آ گیا۔ پھر آپ (رضی اللہ عنہا) نے جو عجیب و غریب امور دیکھے تھے، وہ بیان کئے۔ مثلاً پرندے دیکھے جن کی چونچ زمرد کی اور بازو یاقوت کے تھے اور کچھ مرد و زن ہوا میں اس طرح پرواز کرتے دیکھے جن کے ہاتھوں میں چاندی کے لوٹے تھے، نیز اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے اور میں نے مشرق و مغرب کی زمینیں دیکھیں۔ اس کے علاوہ تین پرچم اس طرح دیکھے کہ ان میں سے ایک

مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا خانہ کعبہ کی چھت میں نصب تھا۔

پھر مجھے درد زہ ہوا اور رسول اکرم (ﷺ) کی ولادت اس طرح ہوئی کہ آپ (ﷺ) سجدہ میں تھے اور جیسے کوئی عاجزی گریہ وزاری کرتا ہے ویسے ہی آپ (ﷺ) کی حالت تھی اور آپ (ﷺ) انگشتِ شہادت آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے۔ اس کے بعد میں نے ایک سفید ابر دیکھا کہ جس نے آسمان سے آکر آپ (ﷺ) کو ڈھانپ لیا اور پھر آپ میرے پاس سے غائب ہوگئے۔ اسی دوران میں نے ایک آواز سنی، منادی یہ بانگِ دہل کہہ رہا تھا۔ آپ (ﷺ) کو سرزمین مشرق ومغرب کی سیر کراؤ اور سمندروں میں لے جاؤ تا کہ وہ آپ (ﷺ) کے متبرک نام سے متعارف ہوجائیں۔ آپ (ﷺ) کی نعت وصفات اور صورت سے واقف ہوجائیں اور اچھی طرح سمجھ لیں کہ آپ (ﷺ) کا متبرک نام "ماحی" ظلم وشرک وغیرہ کو مٹانے والا ہے۔ اب کسی قسم کی بت پرستی کا وجود باقی نہ رہے گا اور آپ (ﷺ) کے عہد میں شرک وبت پرستی محو ہوجائے گی۔ اس اعلان کے بعد ہی وہ چھایا ہوا بادل آپ (ﷺ) پر سے چھٹ گیا۔

بوقتِ ظہور نور:

محمد بن سعد نے جماعت محدثین حضرت عطاء وعبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ کے ذریعہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا بنت وہب کی زبانی لکھا ہے کہ رسالت مآب (ﷺ) کی ولادت کے وقت آپ (ﷺ) کے ساتھ ایسا نور نکلا جس سے مشرق ومغرب کی ہر چیز روشن دکھائی دی۔ اور آپ (ﷺ) کی ولادت اس طرح ہوئی کہ آپ (ﷺ) اپنے ہاتھوں کے سہارے زمین پر آئے۔ پھر آپ (ﷺ) نے اپنی مٹھیاں زمین سے اٹھائیں اور سر مبارک آسمان کی جانب بلند فرمایا۔ طبرانی کی تحریر ہے کہ رسالت مآب (ﷺ) جب پیدا ہوئے تو آپ (ﷺ) کی مٹھیاں بند نہ تھیں البتہ انگشت شہادت اس طرح اٹھائے ہوئے تھے گویا سبحان اللہ پڑھ رہے ہوں۔

عجائبات ولادت :

رسول اکرم (ﷺ) کی ولادت باسعادت کے عجائبات کے منجملہ امام بیہقی وابو نعیم نے یہ روایت تحریر کی ہے وہ یہودی جو

بحیثیت تاجر مکہ معظمہ میں مقیم تھا اس نے اس رات جس میں رسالت مآب (ﷺ) اس دنیا میں تشریف فرما ہونے والے تھے کہا کہ اے گروہ یہود! احمد مجتبیٰ (ﷺ) کا ستارہ طلوع ہوا ہے اور آج کی شب وہ تولد ہوں گے۔

کرشمۂ ولادت:

رسالتِ مآب (ﷺ) کی ولادت کے وقت شاہ کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا اور اس کے محل کے چودہ کنگرے گر گئے۔ بحیرۂ طبریہ خشک ہو گیا۔ فارس میں آتش پرستوں کی وہ آگ جو عرصہ سے مسلسل جاری تھی آپ (ﷺ) کی ولادت کے ساتھ ہی ٹھنڈی ہو گئی۔ یہ روایت اکثر لوگوں نے لکھی ہے۔

ایوانِ کسریٰ کے چودہ (۱۴) کنگرے گرنے میں اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ فارس کے صرف چودہ (۱۴) بادشاہ ہوں گے۔ چنانچہ چار سال کی مدت میں دس بادشاہ ہوئے اور بقیہ چار نے حضرت عثمان غنی کی خلافت تک بادشاہت کی۔ (مواہب لدنیہ)

علاوہ ازیں آپ (ﷺ) کی ولادت باسعادت کے سبب آسمانی خبروں کی حفاظت کے لئے شہاب ثاقب مقرر کئے گئے اور شیطان کی کمین گاہیں مسدود کر دی گئیں۔ نیز شیطانوں کی چوری چھپے آسمانی باتیں سننے کی اللہ عزوجل نے ممانعت فرما دی۔

مختون وناف بریدہ:

ابوہریرہ وابن عباس رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ رسول اکرم (ﷺ) مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ (اوسط از طبرانی)

علاوہ ازیں ابونعیم، خطیب اور ابن عساکر نے معتمد اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی رسالت مآب (ﷺ) کا یہ ارشاد تحریر کیا ہے کہ میرے رب کی جانب سے میری بزرگی وکرامت یہ ہے کہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا اور کسی نے میری شرم گاہ نہیں دیکھی۔

اسے مختار نے بھی صحیح لکھا ہے۔

حاکم نے اپنی مستدرک میں تحریر کیا ہے کہ متواتر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اکرم (ﷺ) مختون

پیدا ہوئے۔ متواتر احادیث سے حاکم کی مراد یہ ہے کہ سیرت کی کتابوں میں یہ واقعہ بکثرت درج ہے۔ اور یہی مشہور بھی ہے اور متواتر احادیث سے ان کا مقصد آئمہ محدثین کی اصطلاح "طریق اسناد" نہیں ہے۔ اس روایت کی خصوصیت کو بعض محدثین نے ضعیف بھی لکھا ہے۔ جس کی صراحت کرتے ہوئے ابن قیم نے تحریر کیا ہے کہ ختنہ شدہ ہونا صرف رسول اکرم (ﷺ) کے ساتھ مخصوص نہیں ہے کیونکہ اکثر لوگ ختنہ شدہ پیدا ہوئے ہیں۔ معجزہ ناف بریدہ پر منکرین حدیث اور دیگر ملحدوں نے اعتراضات اٹھائے۔ فقیر نے ان کے جوابات عقلیہ ونقلیہ لکھے اور وہ رسالہ "معجزہ ناف بریدہ کی تحقیق" کے نام سے شائع ہو چکا ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔

نور ازلی کا ظہور:

شب میلاد اس نور کا ظہور ہوا جس کے طفیل کائنات وجملہ برکات [illegible] جملہ عوالم کو نصیب ہوئیں۔ چنانچہ احادیث میں ہے کہ "جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ تو اپنے حبیب پاک ﷺ کے نور کو ان کی پشت مبارک میں بطور ودیعت رکھا۔ اس نور کے انوار ان کی پیشانی میں یوں نمایاں تھے جیسے آفتاب آسمان اور چاند اندھیری رات میں۔ اور ان سے عہد لیا گیا کہ یہ نور انوار پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوا کرے۔ اسی واسطے جب وہ حضرت حواء رضی اللہ عنہا سے مقاربت کا ارادہ کرتے تو انہیں پاک وپاکیزہ ہونے کی تاکید فرماتے۔ یہاں تک وہ کہ نور حضرت حواء رضی اللہ عنہا کے رحم پاک میں منتقل ہو گیا اس وقت وہ انوار جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں تھے حضرت حواء رضی اللہ عنہا کی پیشانی میں نمودار ہوئے۔ ایام حمل میں حضرت آدم علیہ السلام نے بپاس ادب کی تعظیم حضرت حواء رضی اللہ عنہا سے مقاربت ترک کر دی۔ یہاں تک کہ حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے تو وہ نور ان کی پشت میں منتقل ہو گیا۔ یہ حضور ﷺ کا معجزہ تھا کہ حضرت شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے۔ آپ کے بعد ایک بطن میں جوڑا (لڑکا، لڑکی) پیدا ہوتا رہا۔ اس طرح یہ نور پاک، پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا ہوا حضور ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک پہنچا۔ وہاں سے ماہ بر قول اصح ایام تشریق میں جمعہ کی رات کو آپ (ﷺ) کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے رحم پاک میں منتقل ہوا۔

نورالنبی (ﷺ) کاکمال:

اسی نور کے پاک وصاف رکھنے کیلئے اللہ ﷻ نے حضرت محمد ﷺ کے تمام آباؤ امہات کو شرک وکفر کی نجاست اور زنا کی آلودگی سے پاک رکھا۔ اسی نور کے ذریعے سے حضرت محمد ﷺ کے تمام آباؤ اجداد نہایت حسین ومرجع خلائق تھے۔ اسی نور کی برکت سے حضرت آدم ملائک کے مسجود بنے اور اسی نور کے وسیلے سے ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی نور کی برکت سے حضرت نوح کی کشتی طوفان میں غرق ہونے سے بچی۔ اسی نور کی برکت سے حضرت ابراہیم پر آتش نمرود گلزار ہوگئی اور اسی نور کے طفیل سے حضرات انبیائے سابقین پر اللہ ﷻ کی عنایات بے بہا ہوئیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ کا
خراج عقیدت

حضرت امام ابوحنیفہ نے قصیدہ نعمانیہ میں فرمایا:

انت الذی لولاک ماخلق امرء
کلاولا خلق الوری لولاکا

انت الذی من نورک للبدر السنا
والشمس مشرقة بنوربها کا

انت الذی لما توسل اد
من زلة بک فاز وهو اباکا

وبک الخلیل دعافعادت ناره
بردا وقد خمدت بنورسناکا

ودعاک ایوب لضر مسه
فازیل عنه الضر حین دعاکا

وبک المسیح الی بشیر امخبرا
بصفات حسنک مادحا لعلاکا

کذلک موسی لم یزل متوسلا
بک فی القیمة متحما بحماک

والانبیاء وکل خلق فی الوری
والرسل والاملاک تحت لواکا

ترجمہ:

آپ (ﷺ) کی ذات وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ (ﷺ) نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا اور نہ کوئی مخلوق پیدا ہوتی۔ آپ (ﷺ) وہ ہیں کہ آپ (ﷺ) کے نور سے چاند کی روشنی ہے اور سورج آپ (ﷺ) ہی کے نور سے چمک رہا ہے۔ آپ (ﷺ) وہ ہیں کہ جب آدم علیہ السلام نے لغزش کے سبب سے آپ (ﷺ) کا وسیلہ پکڑا تو وہ کامیاب ہوگئے۔ حالانکہ وہ آپ (ﷺ) کے باپ ہیں۔ آپ (ﷺ) ہی کے وسیلہ سے خلیل علیہ السلام نے دعا مانگی تو آپ (ﷺ) کے روشن نور سے آگ ان پر ٹھنڈی ہوگئی اور بجھ گئی اور ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت میں آپ (ﷺ) ہی کو پکار تو اس پکارنے پر ان کی مصیبت دور ہوگئی اور مسیح علیہ السلام آپ (ﷺ) ہی کی بشارت اور آپ (ﷺ) اور آپ (ﷺ) کی صفت حسنہ کی خبر دیتے اور آپ (ﷺ) کی مدح کرتے ہوئے آئے۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام آپ (ﷺ) کا وسیلہ پکڑنے والے، قیامت میں آپ (ﷺ) کے سبز دار میں پناہ لینے والے رہے اور انبیاء اور مخلوقات میں سے ہر مخلوق اور پیغمبر اور فرشتے آپ (ﷺ) کے جھنڈے تلے ہوں گے۔

عارف جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی ترجمانی فرمائی:

صلی الله علیٰ نور کزو شد نورها پیدا
زمین از حب او ساکن فلک در عشقِ او شیدا

محمد، احمد، محمود وے را خالقش بستود
کزو شد بود هر موجود زو شد دیدها بینا

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نه آدم یافتے توبه، نه نوح از غرق نجینا

نه ایوب از بلا راحت نه یوسف حشمت وجاهت
نه عیسیٰ آں مسیحا دم نه موسیٰ آں یدبیضا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس نور پر صلوٰۃ بھیجے جس سے تمام نور پیدا ہوئے۔ اس کی محبت میں زمیں ساکن اور فلک اس کے عشق میں شیدا ہے۔

اس کے خالق نے اسے محمد، احمد، محمود سے تعریف فرمائی ہے اس کی وجہ سے ہر وجود موجود ہوا اور ہر دیکھنے والے کو بینائی نصیب ہوئی۔

اگر محمد (ﷺ) کو آدم علیہ السلام شفیع نہ بناتے تو نہ آدم علیہ السلام کو توبہ نصیب ہوتی نہ نوح علیہ السلام کشتی میں نجات پاتے۔

نہ ایوب علیہ السلام بلا سے راحت پاتے، نہ یوسف علیہ السلام کو حشمت اور جاہ وجلال نصیب ہو۔ نہ عیسیٰ علیہ السلام کو مسیحائی ملتی، نہ موسیٰ علیہ السلام ید بیضا سے نوازے جاتے۔

یہی عارف جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف یوسف وزلیخا میں لکھتے ہیں۔

چو آدم براه هستی قدم زد
زمهر آئی صبح آراش دم زد

جودش گر نگشتی راه مفتوح
بجودی کے رسیدے کشتئ نوح

خلیل ازوے نسیمے یافت کآتش
بروشد چوں گلستان خرم وخوش
مسیح از مقدم اومژده گوئی
کلیم ازمشعل از شعله جوی
بمصر جاهش از کنعان رسید
غلامی بود یوسف زر خرید
دران وادی که صالح ناقه کش بود
بیاد محملش فرحان وخوش لود

ترجمہ: (۱) جب آدم علیہ السلام نے عالم ہستی میں قدم رکھا تو حضور ﷺ کی محبت کا دم بھرا۔

(۲) اگر حضور ﷺ کے نور وسنا کا دروازہ نہ کھلتا تو جودی پہاڑ پر نوح علیہ السلام کی کشتی نہ پہنچتی۔

(۳) ابراہیم علیہ السلام نے بھی آپ کی نسیم کی خوشبو پائی تو ان پر نار گلزار ہوئی۔

(۴) موسیٰ علیہ السلام بھی آپ کے نوری شعلے سے مشعل کی تلاش میں تھے۔ وہ بھی آپ کی آمد کا مژدہ سناتے رہے۔

(۵) یوسف علیہ السلام اگرچہ زرخرید غلام تھے لیکن آپ ﷺ کی وجہ سے وہ کنعان سے نکل کر مصر میں بادشاہ بنے۔

(۶) صالح علیہ السلام وادی میں ناقہ کش تھے تو آپ ﷺ کی خوشی سے فرحاں وشاداں تھے۔

فائدہ: حضرت علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ

روایت ہے کہ آپ (ﷺ) جب شب معراج سدرہ سے آگے تشریف فرما ہوئے تو بارگاہ ایزدی سے ندا آئی۔ اس میں راز جو تھے سو تھے۔ پھر سرکار دوعالم (ﷺ) نے حضرت آدم علیہ السلام کی مدح بیان فرمائی کہ یا اللہ عزوجل تو نے ان کو جنت میں بسایا اور فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ سے ندا آئی:

یامحمد لولاانه شرق علیه نور سرک الذی تقادم ماقلنا للملئکة اسجد و لآدم

ترجمہ: ہم نے تیرے (ﷺ) ہی نور کو دیکھتے ہوئے تعظیم وتکریم کا حکم فرمایا، ابلیس بھی تیرے (ﷺ) نور پاک کی بے ادبی سے ملعون ہوا۔ محبوب (ﷺ) سب تیرے لئے تھا۔

پھر آپ ﷺ نے حضرت ادریس علیہ السلام کے مناقب بیان فرمائے یا اللہ عزوجل ان کو تو نے آسمان پر بلالیا ہے۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ سے ندا آئی:

الما رفع ادریس الی السماء ینظر الیک ویسیر فی هذه اللیلة بین یدیک

ترجمہ: محبوب (ﷺ) ادریس (علیہ السلام) کو تیرے ہی انوار دکھانے کی خاطر آسمان پر بلا دیا گیا ہے۔ وہ تو تیرا خادم بن کر آج کی رات تیرے آگے چلے گا۔ محبوب (ﷺ) سب کچھ تیرے لئے ہی کیا تھا۔

پھر آپ نے حضرت نوح علیہ السلام کے فضائل بیان فرمائے۔ یا اللہ عزوجل تو نے ان کو طوفان سے نجات دی۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ سے ندا آئی:

لولا انه اقسم علینا بجمالک ما نجا ومن معه من المهالک.

ترجمہ: محبوب (ﷺ) نوح نے تیرے نور وجمال پاک کی قسم دی، پھر میں نے تیرے نور کے سبب سے اس کو نجات دیدی۔ محبوب (ﷺ) سب کچھ تیرے ہی لئے کیا تھا۔

پھر آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مناقب بیان فرمائے۔ یا اللہ عزوجل تو نے ان کو نار نمرود سے نجات دی اور ان کی قربانی منظور فرمائی۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ سے ندا آئی:

لولا انه اشرق علیه نور وجهک الکریم ما نجا من نار النمرود ولا فدی ابنه بذبح عظیم

(نزہۃ المجالس)

ترجمہ: اگر آپ (ﷺ) کا نور ان کے ہاں نہ ہوتا تو وہ نار نمرود سے نجات نہ پاتے اور نہ ہی ان کے بیٹے کے لئے ذبح عظیم فدیہ ہوتا۔

رونقیں ہی رونقیں :

امام حلبی و امام سیوطی رحمہما اللہ نے لکھا کہ:

وكانت تلك السنة التي حمل فيها برسول الله ﷺ يقال لها سنة الفتح والابتهاج فان قريش

كانت قبل ذلك في جدب وضيق عظيم

،فاخضرت الارض ،وحملت الاشجار وأتاهم الرغد من كل جانب في تلك السنة

"جس سال نور محمدی (ﷺ) حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ودیعت ہوا وہ فتح و نصرت، تر و تازگی اور خوشحالی کا سال کہلایا، اہل قریش اس سے قبل معاشی بدحالی، عسرت اور قحط سالی میں مبتلا تھے۔ ولادت کی برکت سے اس سال اللہ عزوجل نے بے آب و گیاہ زمین کو شادابی اور ہریالی عطا فرمائی اور سوکھے درختوں کی پژمردہ شاخوں کو ہرا بھرا کر کے انہیں پھلوں سے لاد دیا۔ اہل قریش اس طرح ہر طرف سے کثیر خیر آنے سے خوشحال ہو گئے۔"

(السیرۃ الحلبیہ ۱: ۷۸۔ الخصائص الکبریٰ ۱: ۴۷)

عطائے اولاد نرینہ :

ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب کے سال ولادت میں اتنا فضل و کرم اور بے پایاں بخشش فرمائی کہ اس سال دنیا کی ہر خاتون کے ہاں اولاد نرینہ ہوئی۔ (سبحان اللہ)

چنانچہ علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

عن عمر بن قتيبة قال سمعت أبي وكان من أوعية العلم قال لما حضرت ولادة آمنة قال الله تعالى لملائكة افتحوا ابواب السماء كلها وابواب الجنان والبست الشمس يومئذ نوراً عظيماً وكان قد أذن الله تعالىٰ تلك السنة لنساء الدنيا ان يحملن ذكوراً كرامة لمحمد ﷺ

عمرو بن قتیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو متبحر عالم تھے کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت باسعادت کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا تمام آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دو۔ اس روز

سورج کو عظیم نور پہنایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی عورتوں کے لئے یہ مقدر کر دیا کہ وہ حضور (ﷺ) کی برکت سے لڑکے جنیں۔ (۱۔ انوار محمدیہ ﷺ النبھانی: ۲۲، السیرۃ الحلبیہ ۱/۷۸)

شب میلاد نور ازلی کی آمد:

پورا سال ولادت مصطفوی (ﷺ) کی خوشی میں اللہ عزوجل نے اپنی رحمتوں کے نزول کے ذریعے جشن منایا، لیکن جب ظہور قدسی کی وہ سعید گھڑیاں قریب آ گئیں جن کا صدیوں سے انتظار کیا جا رہا تھا اور گردش ماہ وسال کا وہ لمحہ جس کے دامن میں خداوند قدوس نے ساری ازلی و ابدی سعادتیں سمیٹ کر اسے رشک کون و مکاں بنانا تھا اور گلشن ہستی کو بہار جاوداں سے نوازنے کے لئے اور مسند عالم کو اپنی نورانی ضیا پاشیوں سے مزین و منور کرنے کے لئے اللہ عزوجل کی حسین کائنات کا بہترین شاہکار جلوہ گر ہونے والا تھا تو خود خالق موجودات عزوجل نے اس خلاصۂ کائنات کی آمد پر اپنی خوشی، مسرت اور محبت کا اظہار فرمایا کہ کوئی عالم امکان میں اس طرح کا جشن نہیں منا سکے گا۔ اور واقعی محب حقیقی نے اپنے محبوب (ﷺ) کے استقبال پر دنیائے محبت میں اپنی محبت کے شایان شان وہ نمونہ دکھایا کہ کوئی محب اپنے محبوب کو اس طرح خوش آمدید کہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بلکہ یوں کہا جائے تو بالکل مناسب ہوگا کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب کی دنیا میں آمد پر کل کائنات و پست و بالا کی ہر چیز کو اس موقع پر مزین کر کے استقبال فرمایا۔ مشرق سے مغرب تک اللہ عزوجل نے اتنا چراغاں کیا کہ کائنات کی ہر چیز چمک اٹھی اور نور نبوی (ﷺ) نے اسے اپنے جلو میں لے لیا۔ چنانچہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا جن کی آغوش سعید کو اللہ عزوجل نے اس نور پاک نبوی (ﷺ) کی پہلی جلوہ گاہ بنایا اور اس نور نبوت کو جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک لاکھوں سعادت مند صلبوں اور پاک طینت رحموں سے ہوتا ہوا آخری بار جن کے صدف رحم میں منتقل ہوا اور جنہیں نبی آخر الزماں، ہادی انس و جاں، شہنشاہ ہر دو جہاں (ﷺ) کی والدہ ماجدہ ہونے کا عدیم النظیر شرف حاصل ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے اس عظیم جگر گوشہ کی پیدائش کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

فلما فصل منی خرج معه نور اضاء له بین المشرق الی المغرب.

"جب سرورِ کائنات (ﷺ) کا ظہور ہوا تو ساتھ ہی ایسا نور نکلا جس سے مشرق تا مغرب سب آفاق روشن ہوگئے۔" (۱۔ طبقات ابن سعد ۱۰۲/۱)(سیرۃ الحلبیہ ۹۱/۱)

فائدہ: ایک روایت یوں مروی ہے:

انه خرج منی نور اضاءت له قصور من ارض الشام وفی روایة. اضاء له قصور الشام واسواقها حتی رایت اعناق الابل ببصری".

"بے شک مجھ سے ایسا نور نکلا جس کی ضیا پاشیوں سے سرزمین شام میں بصرہ کے محلات میری نظروں کے سامنے روشن اور واضح ہوگئے۔ اسی قسم کی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اس نور سے ملک شام کے محلات اور وہاں کے بازار اس قدر واضح نظر آنے لگے کہ میں نے بصرہ میں چلنے والے اونٹوں کی گردنوں کو بھی دیکھ لیا۔"

(سیرۃ ابن ہشام ۱۱۱، طبقات ابن سعد ۹۱/۱)

اسی نور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ (ﷺ) کے محترم چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ اپنے ایک نعتیہ قصیدہ میں جو انہوں نے آنحضور (ﷺ) سے اجازت لے کر غزوہ تبوک سے لوٹتے ہوئے سنایا فرماتے ہیں:

وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاءت بنورک الافق
فنحن فی ذالک الضیاء وفی النور وسبل الرشاد نخترق

"جب آپ (ﷺ) پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور آفاق روشن ہوگئے۔ پس ہم اسی نور و ضیا میں رشد و ہدایت کی راہوں کی طرف گامزن ہیں۔" (سیرۃ الحلبیہ ۹۲)

شبِ میلاد نور ہی نور:

۱) حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے ملک شام اور دیگر عجائبات حالتِ بیداری میں ملاحظہ فرمائے نہ کہ خواب میں۔ مثلاً

وهذا ظاهر فی انها رات ذلک النور یقظة" (سیرۃ الحلبیہ ۹۳)

۲) ایک دفعہ حضور (ﷺ) کے گرد صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرح جھرمٹ بنائے بیٹھے تھے جیسے چاند کے گرد نور کا ہالہ ہوتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) اپنی ولادت کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے۔ تو آپ (ﷺ) نے جواب

میں فرمایا

انا دعوة ابی ابراهیم وبشری عیسی ابن مریم ورأت امی أنه خرج منها نور
أضاءت له قصور الشام (مشکوۃ المصابیح ص۵۱۳، باب فضائل سید المرسلین)

میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی بشارت ہوں، میری والدہ ماجدہ نے میری پیدائش کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک ایسا نور نکلا جس سے محلات شام روشن ہو گئے۔

۳) جب نور محمدی (ﷺ) بطور امانت حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں منتقل ہوا وہ رات جمعۃ المبارک کی رات تھی۔ اس رات اللہ جل جلالہ نے رضوانِ جنت کو جنت کے سارے دروازے کھول دینے کا حکم دیا اور ایک منادی کو یہ ندا دینے پر مامور فرمایا کہ وہ سعید ساعت قریب آ گئی ہے جس میں بشیر ونذیر ہادیٔ کائنات اور نبی آخر الزماں (ﷺ) کا ظہور ہونے والا ہے۔ اس کے بعد عالم ملکوت وجبروت میں یہ ندا کی گئی کہ مقامات مقدسہ و متبرکہ کو معطر اور نہایت خوشبودار بناؤ اور مقربین ملائکہ جو اہل صدق وصفا ہیں وہ مقامات مقدسہ میں عبادت کے مصلے بچھائیں۔ اس لیے کہ آج وہ نور جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک اصلاب طاہرہ میں مستور و مخفی چلا آتا تھا۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مبارک بطن میں منتقل ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انتقالِ نور کی اس رات کوئی ایسی جگہ اور مکان نہ تھا جو نور سے منور نہ ہوا ہو۔ اور قریش کے تمام چوپائے گویا ہو گئے تھے اور آپس میں اس ظہورِ قدسی کے متعلق باتیں کرتے تھے اور بشارتیں دیتے تھے۔

(زرقانی علی المواہب ص۱۰۵۔۱۰۸)

[illegible]

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت عبداللہ ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

لما حضرت ولادة رسول الله ﷺ رأيت البيت حين وقع قد امتلأ نوراً ورأيت النجوم تدنو حتى
ظننت انها ستقع علی (سیرۃ الحلبیہ، ص۹۳)

جب آنحضرت (ﷺ) کی ولادت ہوئی تو میں خانہ کعبہ کے پاس تھی، میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے منور ہو گیا ہے اور ستارے زمین کے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ کہیں وہ مجھ پر گر نہ پڑیں۔

پرچم لہرائے گئے:

بی بی فاطمہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

فكشف الله عن بصري فرأيت مشارق الارض ومغاربها ورأيت ثلاثة اعلام مضروبات علما بالمشرق وعلما على بالمغرب وعلما ظهر الكعبه (انوار محمدیہ، ص ۳۳۔ سیرۃ الحلبیہ، ص ۱۰۹)

ترجمہ : پھر اللہ عزوجل نے میری آنکھوں سے حجاب اٹھا دیئے تو مشرق تا مغرب تمام روئے زمین میرے سامنے کر دی گئی جس کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ نیز میں نے تین جھنڈے بھی دیکھے، ایک مشرق میں گاڑا گیا تھا، دوسرا مغرب میں اور تیسرا پرچم کعبۃ اللہ کی چھت پر لہرا رہا تھا۔ (انوار محمدیہ، ص ۳۳۔ سیرۃ الحلبیہ، ص ۱۰۹)

مشروب پلایا گیا:

اللہ جل جلالہ نے اپنے محبوب (ﷺ) کی ولادت کی خوشی میں یہاں تک اپنے اکرام و انعام فرمائے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا دیگر تفصیلات کے ساتھ یہ بھی صراحت سے بیان فرماتی ہیں کہ ولادت کے وقت مجھے ایک ایسا مشروب دیا گیا جسے پی کر میں نے بے انتہا فرحت محسوس کی۔ وہ شربت شہد سے بھی میٹھا اور فرحت بخش تھا۔

حوران بہشت کا استقبال:

ظہور قدسی (ﷺ) کے وقت حوروں نے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی قیادت میں آپ (ﷺ) کا استقبال کیا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے مروی اس حدیث میں مندرجہ بالا عجائبات کا یوں تذکرہ ملتا ہے:

قالت ثم اخذني ماياخذ النساء فسمعت وجبة عظيمة ثم رايت كان جناح طائر ابيض قد مسح على فؤادي فذهب عني الرعب وكل وجع ثم التفت فاذاانابشربة بيضاء فتناولتها فاذاهي احلى من العسل فاصابني نور عال ثم رايت نسوة كالنخل طوالا كانهن من بنات عبدمناف يحدقن بي

فبینما انا اتعجب و اقول واغوثاہ من این علمن بی فقلن بی نحن آسیة امراة فرعون و مریم ابنة عمران وھولاء من الحور العین۔ (انوار محمدیہ لیوسف بن اسمٰعیل النبھانی ص ۲۳)

آپ فرماتی ہیں مجھے عورتوں کی طرح جب درد زہ شروع ہوا تو میں نے ایک بلند آواز سنی۔ جس نے مجھ پر خوف طاری کر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک سفید پرندے کا پر میرے دل کو مس رہا ہے جس سے میرا تمام خوف اور درد جاتا رہا۔ پھر میں متوجہ ہوئی تو میں نے چونک اپنے سامنے ایک سفید شربت پایا جسے میں نے پی لیا وہ شہد سے بھی میٹھا تھا۔ پھر ایک بلند نور کے ہالے نے گھیر لیا۔ میں نے دیکھا کہ حسین و جمیل عورتیں جو قد کاٹھ اور چہرے مہرے میں عبد مناف کی بیٹیوں سے مشابہ تھیں، انہوں نے مجھے اپنے حصار میں لے لیا۔ میں حیران ہوئی کہ وہ کہاں سے آ گئیں اور انہیں اس (ولادت) کی خبر کس نے دی۔ تو انہوں نے کہا ہم آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران ہیں اور یہ ہمارے ساتھ جنت کی حوریں ہیں۔

شب میلاد نوری مخلوق کی آمد

ولادت مصطفوی (ﷺ) کے وقت نہ صرف جنت کی حوریں اور فرشتے آپ (ﷺ) کے استقبال اور خوشیاں منانے آپ (ﷺ) کے جائے ولادت پر آئے بلکہ اللہ کی دوسری مخلوق حیوانات، چرند اور پرند بھی حکم ربی سے رحمۃ العالمین (ﷺ) کے استقبال کے لئے آئے اور یہ سب کیوں نہ خوشی مناتے کہ آج تو وہ ہستی بزم کائنات کو سعادتوں سے نوازرہی تھی جسے خود اللہ عزوجل نے رحمۃ للعالمین کہا اور چونکہ عالمین میں کائنات، ہست و بود کی ہر ذی روح اور غیر ذی روح شجر و حجر غرض یہ ہمہ خشک و تر مخلوق شامل ہے۔ لہٰذا یہ مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت خدا عزوجل کی جملہ مخلوق جس میں انسانوں، فرشتوں، جنوں، چرندوں اور پرندوں کے علاوہ غیر ذی روح مخلوق بھی شامل ہے۔ سب نے اظہار مسرت وانبساط کیا۔

چنانچہ مندرجہ بالا روایت ہے کہ بقیہ الفاظ اس طرح اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا ولادت کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

فبینما انا کذالک اذا بدیباج ابیض قد مد بین السماء والارض واذا بقائل یقول خذوہ عن اعین

الناس قالت رایت رجالا قدوقفوا فی الهواء بایدیهم اباریق من فضة ثم نظرت فاذا انا بقطعة من الطیر قد غطت حجرتی مناقیرها من الزمرد واجنحتها من الیاقوت

میں اسی حال میں تھی کہ ایک ریشمی پردہ آسمان وزمین کے درمیان لٹکا دیا گیا اور پکارنے والا یہ صدا دے رہا تھا کہ اس کو لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل کر لو۔ فرماتی ہیں کہ میں نے چند لوگوں کو خلاء میں دیکھا ان کے ہاتھوں میں سونے چاندی کے تھال ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ پرندوں کا غول ہے جس نے میرے گھر کو ڈھانپ لیا۔ عالم کے ان پرندوں کی چونچیں زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے۔

شبلی نعمانی :

یہ صاحب ہے تو بے ادب لیکن میلاد کی شب کا بہترین نقشہ کھینچا ہے۔ وہ اپنی تصنیف "سیرۃ النبی ﷺ" میں لکھتا ہے کہ:

"چمنستان دہر میں بارہا روح پرور بہاریں آچکی ہیں، چرخ نادرہ کار نے کبھی کبھی بزم عالم اس سروسامان سے سجائی کہ نگاہیں خیرہ ہو کر رہ گئی ہیں۔"

ولادت :

لیکن آج کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس کے انتظار میں پیر کہن سال دہر نے کروڑوں برس صرف کر دیے۔ سیارگان فلک اسی دن کے شوق میں ازل سے چشم براہ تھے۔ چرخ کہن مدت ہائے دراز سے اسی صبح جان نواز کے لیے لیل ونہار کی کروٹیں بدل رہا تھا۔ کارکنان قضا وقدر کی بزم آرائیاں، عناصر جدت طرازیاں، ماہ وخورشید کی فروغ انگیزیاں، ابر وباد کی تردستیاں، عالم قدس کے انفاس پاک، توحید ابراہیم علیہ السلام، جمال یوسف علیہ السلام، معجز طرازی موسیٰ علیہ السلام، جان نوازی مسیح علیہ السلام، سب اسی لئے تھے کہ یہ متاع ہائے گراں اور شہنشاہ کونین (ﷺ) کے دربار میں کام آئیں گے۔

آج کی صبح وہی جان نواز، وہی ساعت ہمایوں، وہی دور فرخ فال ہے۔ ارباب سیر اپنے محدود پیرایہ بیان میں لکھتے ہیں کہ آج کی رات ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے۔ آتش کدۂ فارس بجھ گیا۔ دریائے ساوہ خشک ہو گیا۔ لیکن سچ یہ ہے کہ ایوان کسریٰ نہیں بلکہ شان عجم، شوکت روم، اوج چین کے قصر ہائے فلک بوس گر پڑے، آتش فارس نہیں بلکہ جحیم شر، آتش کدۂ کفر، آذر کدۂ گمراہی سرد ہو کر رہ گئے۔ صنم خانوں میں خاک اڑنے لگی۔ بت کدے خاک میں مل گئے

۔ شیرازۂ مجوسیت بکھر گیا، نصرانیت کے اوراق خزاں دیدہ ایک ایک کر کے جھڑ گئے۔ توحید کا غلغلہ اٹھا۔ چمنستان سعادت میں بہار آ گئی۔ آفتاب ہدایت کی شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں، اخلاق انسانی کا آئینہ تو قدس پر سے چمک اٹھا۔ یعنی یتیم عبداللہ رضی اللہ عنہ، جگر گوشۂ آمنہ رضی اللہ عنہا شاہ حرم، حکمران عرب، فرمانروائے عالم، شہنشاہ کونین ﷺ عالم قدس سے عالم امکان میں تشریف فرمائے عزت واجلال ہوا۔

شمسۂ نہ مسند ہفت اختران
ختم رُسل خاتم پیغمبران

احمدِ مُرسل کہ خرد خاکِ اوست
ہر دو جہاں بستۂ فتراکِ اوست

اُمّی و گویا بہ زبان فصیح
از الف آدم و میم مسیح

رسم ترنج است کہ در روزگار
پیش دہد میوہ پس آرد بہار

شامی راہب کا بیان :

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ظہران میں ایک شامی راہب رہتا تھا۔ جو 'عیصا' کے نام سے مشہور تھا وہ اکثر و بیشتر کہا کرتا تھا، اے مکہ والو! تم میں عنقریب وہ شخصیت پیدا ہوگی جس کا مذہب تمام عرب قبول کرے گا اور وہ عجم کے بھی مالک ہوں گے اور ان کی پیدائش کا یہی زمانہ ہے۔

اندرونِ مکہ میں جو لڑکا پیدا ہوتا لوگ اس راہب سے جا کر پوچھتے تھے۔ لیکن ایک دن جس کی صبح میں رسول اکرم (ﷺ) رونق افروز عالم ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رواج کے موافق عیص کے پاس گئے اور اسے آواز دی۔ چنانچہ اس نے ملاقات کر کے کہا عالم کو منور کرنے والے کی ولادت آپ کو مبارک ہو۔ آپ کے فرزند ہی وہ نومولود ہیں جن کی پیر کے دن کی پیدائش کے بارے میں اعلان کرتا تھا۔ یہ پیر کے دن ہی تاج نبوت سے سرفراز ہوں گے اور پیر کے دن ہی وفات پائیں گے۔۔۔ پھر عیصا نے پوچھا ان نومولود کا کیا نام رکھا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا 'محمد

(ﷺ)۔ یہ سن کر عیصا نے کہا بخدا میری خواہش یہی تھی کہ یہ فرزند ارجمند تمہارے گھر پیدا ہو اور میرے حد تک ان میں تینوں باتیں میری خواہش کے موافق موجود ہوں اور یہ سب یک جا ہیں۔ ایک یہ کہ ان کا ستارہ بہترین شب طلوع ہوا۔

دوسری یہ کہ پیر کے دن پیدا ہوئے اور تیسرے یہ کہ ان کا نام نامی محمد (ﷺ) ہے۔

فائدہ: اس قسم کے بیانات بیشمار ہیں ان سب سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ شب میلاد کا چرچہ ہر دور میں رہا اور اسے ہر صاحب علم و دانش عقیدت کی نگاہوں سے دیکھتا رہا۔ اس کا چرچہ ہی اس کی فضیلت کافی ہے کیونکہ لیلۃ القدر ادوار سابقہ میں گوشۂ گمنامی میں تھی اور اب بھی اس کا صرف نام ہے لیکن متعین نہیں، کسی خوش بخت کو آگاہی ہو جائے تو زہے نصیب اور لیلۃ المیلاد کا چرچا ادوار سابقہ کے علاوہ خود اسی شب عرش سے فرش تک، شرق سے غرب تک، شمال سے جنوب تک اٹھارہ ہزار (۱۸۰۰۰) عالم کے ذرہ ذرہ میں اسی کی دھوم تھی۔

اعلیٰ نسب وحسب :

بزم فیضان اویسیہ

نبی پاک (ﷺ) نے اپنا حسب ونسب بیان کرتے ہوئے اپنی ولادت کے زمانہ کو تمام زمانوں سے بہتر و برتر بتایا ہے۔ یہی لیلۃ المیلاد کی شب قدر سے افضلیت کی دلیل کافی ہے۔ چنانچہ شفاء شریف میں ہے:

احادیث مبارکہ :

۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کے زمانوں میں سے سب سے بہتر زمانے میں مبعوث فرمایا گیا۔ یہاں تک کہ میں اس قرن میں ہوں جس میں تم مجھے دیکھ رہے ہو۔

۲)...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

ان اللّٰہ خلق الخلق فجعلنی من خیرھم من خیر قرنھم ثم تخیر القبائل فجعلنی من خیر قبیلہ ثم تخیر البیوت فجعلنی من خیر بیوتھم فاناخیر ھم نفسا وخیرھم بیتا.

بیشک اللہ (ﷻ) نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے بہتر لوگوں اور بہتر زمانے میں رکھا۔ پھر قبائل پر نظرِ انتخاب ڈالی تو بہتر قبیلے میں پیدا فرمایا۔ پھر گھروں پر نظرِ انتخاب ڈالی تو مجھے بہتر گھر میں پیدا فرمایا۔ پس میں ذاتی طور پر اور گھر کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہوں۔

۳)......حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو چنا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے بنی کنانہ کو اور بنی کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے چنا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (التوفی ۷۳ھ) کی روایت میں ہے۔ جسے امام ابوجعفر بن جریر الطبری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی

۳۱۰ھ) نے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ (ﷺ) نے:

ان اللّٰہ عزوجل اختار خلقہ فاختار منھم بنی آدم ثم اختار بنی ادم فاختارمنھم العرب ثم اختار العرب فاختارنی منھم قریشا ثم اختار قریشا فاختار منھم بنی ھاشم ثم اختا ر بنی ھاشم فاختارنی منھم فلم ازل خیاراً من خیارٍ الامن احب العرب فبحبی ومن ابغض العرب فببغضی ابغضھم۔"

بیشک اللہ عزوجل نے مخلوق سے بنی آدم کو چن لیا، پھر بنی آدم سے عرب کو چن لیا، پھر عرب سے قریش کو چن لیا، پھر قریش سے بنی ہاشم کو چن لیا، پھر بنی ہاشم سے مجھے چن لیا۔ پس میں ہمیشہ بہتر سے بہتر گروہ میں رہا ہوں۔ سن لو جو عرب والوں سے محبت رکھتا ہے تو مجھ سے محبت رکھنے کے باعث اور جو ان سے عداوت رکھتا ہے تو مجھ سے عداوت رکھنے کے باعث۔

۴)......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے بتایا:

ان قریشا کانت نورا بین یدی اللّٰہ تعالیٰ قبل ان یخلق آدم بالفی عام یسبح ذالک النور وتسبیح الملئکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللّٰہ آدم القی ذالک النور فی صلبہ فقال رسول اللّٰہ ﷺ فاھبطنی اللّٰہ الی الارض فی صلب آدم وجعلنی فی صلب نوح وقذف بی فی صلب ابراھیم ثم لم یزل اللّٰہ تعالیٰ ینقلنی من الاصلابِ الکریمۃ والارحام الطاھرۃ حتی اخرجنی بین ابوی لم یلتقیا علی سفاح قط۔"

بے شک یہ قریشی نبی حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار (۲۰۰۰) سال پہلے بارگاہ خداوندی میں نور تھا۔ یہ نور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا تو فرشتے بھی اس کی تسبیح کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم

علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو یہ نور ان کے صلب میں رکھا۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صلب آدم میں رکھ کر زمین پر اُتارا۔ پھر صلب نوح علی علیہ السلام میں، حتیٰ کہ صلب ابراہیم علیہ السلام میں ڈالا۔ پھر اللہ تعالیٰ اَصلاب کریمہ اور ارحام طاہرہ میں منتقل فرماتا رہا۔ حتیٰ کہ مجھے میرے والدین کریمین سے پیدا فرمایا۔ میرے آباؤ اجداد کبھی زنا کے نزدیک بھی نہیں گئے۔

فائدہ: اِن روایات سے واضح ہوا کہ جہاں حضور سرور عالم (ﷺ) نے اپنا میلاد بیان فرمایا وہاں اپنے علم کی وسعت سے آباؤ اُمہات کی پاکدامنی اور ان کے ایمان و اسلام کا ذکر بھی فرمادیا۔

دلائل :

عقل کا تقاضا بھی ہے کہ لیلۃ القدر سے شب میلاد افضل ہونی چاہیے۔ اس لئے کہ منسوب کی قدر و منزلت منسوب الیہ پہنچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور سرور عالم (ﷺ) کی ہر نسبت اپنی ہم جنس سے افضل واعلیٰ ہوتی ہے مثلاً

۱) حضور سرور عالم (ﷺ) جس جگہ پر رونق افروز ہیں وہ جملہ عالم کی ہر شے سے افضل ہے۔ عرش و کرسی سے لوح و قلم سے یہاں تک کہ کعبہ و بیت المعمور سے وغیرہ وغیرہ۔

۲) جس پانی کو نبی پاک (ﷺ) کی انگشتانِ اقدس سے ظاہر کا شرف ملا، وہ تمام پانیوں سے افضل۔ یہاں تک آبِ زمزم سے حوضِ کوثر، وغیرہ وغیرہ۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "آبِ زمزم افضل ہے یا حوضِ کوثر"

۳) آپ (ﷺ) کی زندگی کے لیل و نہار اور صبح و شام بلکہ ہر لمحہ جملہ اوقات (تمام اوقات) سے افضل واعلیٰ۔

۴) آپ (ﷺ) کی آل واولاد جملہ انبیاء علیہم السلام کی آل واولاد سے افضل۔

۵) آپ (ﷺ) کے یار واصحاب جملہ انبیا علیہم السلام کے یار واصحاب سے افضل۔

۶) آپ (ﷺ) پر نازل کردہ کتاب قرآن مجید جملہ انبیاء علیہم السلام پر نازل کردہ کتب وصحف سے افضل۔

۷) یہی وجہ ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ (ﷺ) کو دنیا میں تشریف لانے کے لئے ماہ ربیع الاوّل شریف کا انتخاب فرمایا ہے

ورنہ آپ (ﷺ) کی زندگی بزرگی و شرافت کا تقاضا تھا کہ آپ (ﷺ) کی پیدائش رمضان شریف میں ہوتی۔ صرف اس لئے کہ کوئی دل میں تصور بھی نہ کرے کہ آپ (ﷺ) رمضان کی وجہ سے مشرّف ہیں بلکہ یہ تصور رہو کہ رمضان کو شرف ملا تو آپ (ﷺ) کے صدقے، پھر پیدائش کا دن پیر کا منتخب ہوا ہوتا نہ کہ جمعۂ مبارک۔ تاکہ یقین ہو کہ آپ (ﷺ) جمعہ کی برکات کے محتاج نہیں بلکہ جمعہ کی برکتیں آپ (ﷺ) کے طفیل ہیں۔

۸) اور آپ (ﷺ) کا مدفن شریف کعبہ معظمہ نہ ہوا بلکہ مدینہ منورہ۔ وہ بھی اس لئے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ آپ (ﷺ) کی بزرگی کعبہ شریف کی وجہ سے ہے بلکہ یہ یقین ہو کہ کعبہ معظمہ کی شرافتیں و برکتیں حضور نبی پاک (ﷺ) کی مرہون منت ہیں۔

سوال: قاعدہ ہے کہ جہاں کا خمیر ہو وہیں پر مدفن ہوتا ہے اور یہاں اسکے خلاف کیوں؟ احادیثِ مبارکہ میں ہے کہ آپ (ﷺ) کا خمیر شریف کعبہ شریف ہے؟

جواب: اللہ عزوجل نے اپنا قانون تو بدل دیا لیکن حبیب کریم (ﷺ) کی شان میں آنچ نہیں آنے دی۔ وہ ہوا یوں کہ طوفانِ نوح کے دوران اللہ عزوجل نے ملائکہ کو حکم فرمایا کہ خمیرِ رسول اللہ (ﷺ) کو کعبہ سے اٹھا کر مدینہ پاک پہنچا دیں تاکہ آپ (ﷺ) کا مزار کعبہ میں نہ ہو۔ پھر لوگ یہ تصور نہ جمائیں کہ آپ کی عزت کعبہ کی وجہ سے ہے بلکہ یہ عقیدہ رکھیں کہ کعبہ کو عزت ملی تو تیرے در سے۔ (جواہر البحار)

اس سے مزید بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ اہل فہم کے لئے اتنا کافی ہے۔

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری، الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

۳۰ محرم ۱۴۲۳ھ